# عبدالمصطفی محمد مجاہد کی کتاب "نعمۃ الودود" کے منہج واسلوب کاایک تجزیاتی مطالعہ

# Style and Methodology of Book "Niamat al-Wadud" by Abdul-Mustafa Muhammad Mujahid: An Analytical Study

عبدالرحمٰن*

ISSN (P) 2664-0031 (E) 2664-0023
DOI: https://doi.org/10.37605/fahmiislam.v7i1.4

Received: March 18,2024
Accepted: April 30, 2024
Published: June,2024

**Abstract**

Niamat al-Wadud is a useful and impotarnt interpretation of the famous and authentic book "Sunan Abi Dawood" which is written by Abdul Mustafa Muhammad Mujahid, a scholar of Muzaffar Garh District Punjab. This book is very popular in District Lower Dir especially and in the whole of Pakistan in general among students and scholars, because this is comprehensive and very useful interpretation of Hadih. The Author brings contemporary fatwas in many places of this book He mentions the entire translation and takes special care of the translation.

In this research paper, we will present the introduction of the author and the book, as well as analyze its style and methodology, so that it will be easier for those who read it and research it.

**Keywords:** Sunan Abi Dawood , Niamat al-Wadud , scholar of Muzaffar Garh , interpretation of Hadih.

## تعارف موضوع:

اللہ عزوجل نے اپنے انبیاء ورسل علیہم السلام کے ذریعے سے دنیا کو اپنا پیغام پہنچایا:ادْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ [1]"اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ بلائیے۔"[2]علم حدیث درحقیقت نبی کریم ﷺ کی مبارک زندگی کی نہایت مستند ومعتمد تاریخ ہے۔ تمام

* لیکچرار اینڈ پی۔ایچ۔ڈی اسکالر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک اسٹڈیز، یونیورسٹی آف ملاکنڈ۔-:muftishamim1981@gmail.com
(Correspondence Author)

بلاد اسلامیہ جہاں جہاں مسلمان فاتحین و مجاہدین، صوفیاء و مبلغین، اساتذہ و مدرسین، فقہاء اور محدثین کے قدم پہنچے وہ اپنے ساتھ اپنے قرآن اور علم حدیث اور دیگر علوم کو لے گئے اور ان کی نشر و اشاعت کی۔ یہ سلسلہ اسی طرح چلتا رہا یہاں تک کہ تیسری صدی ہجری میں صحاح ستہ تحریر کیے گئے۔[3]

اس سلسلہ ترتیب و تدوین کی ایک زریں کڑی امام ابو داؤد کی کتاب "سنن ابی داؤد" ہے۔ امام ابو داؤد[4] نے رحمہ اللہ نے مرتب کیا ہے۔ آپ سجستان میں 202ھ میں پیدا ہوئے، تحصیل علم کے سلسلے میں مختلف بلاد مثلاً مصر[5]، شام، حجاز[6]، عراق[7] اور خراسان[8] کا سفر کیا۔

سنن ابی داؤد کو ہر دور میں بہت پزیرائی اور قبولیت حاصل رہی ہے۔ اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ یہ کتاب تقریباً تمام مکاتب فکر کے مدارس میں پڑھی اور پڑھائی جاتی ہے۔ نیز یہ اس قدر جامع کتاب ہے اس کے ہوتے ہوئے طالب علم دوسرے کتب حدیث سے مستغنی ہو سکتا ہے اس اہمیت کو سامنے رکھ کر محدثین نے اسکی کئی شروح تحریر فرمائی ہیں۔ ان میں سے ایک شرح عبد المصطفی محمد مجاہد کی "نعمة الودود " ہے جو بارہ جلدوں پر مشتمل ہے۔ یہ شرح ضلع دیر میں خصوصاً اور پورے پاکستان میں عموماً طلباء کرام و اساتذہ کرام میں بہت زیادہ مقبول ہیں۔ چونکہ یہ شرح جامع اور انتہائی مفید ہے اسلئے ضروری ہے کہ اس شرح کی منہج کا جائزہ لیا جائے اس سے ایک طرف قارئین کو اس شرح کی منہج و اسلوب سے آگاہی ہوگی تو دوسری طرف اس شرح کی خصائص و امتیازات واضح ہو جائی گی۔ لہٰذا اس طریقہ اسلوب کو مد نظر رکھتے ہوئے زیر چشم تحقیقی آرٹیکل میں "عبد المصطفی محمد مجاہد کی کتاب: نعمة الودود کے منہج و اسلوب کا ایک تجزیاتی مطالعہ " کے عنوان کا انتخاب کیا گیا ہے۔ اس تحقیقی آرٹیکل میں مذکورہ "عبد المصطفی محمد مجاہد کی کتاب: نعمة الودود کے منہج و اسلوب کا ایک تجزیاتی مطالعہ " پیش کیا گیا ہے، امید ہے اس تحقیقی کاوش سے عوام و خواص دونوں کو خاطر خواہ علمی فائدہ ہو گا۔

## عبد المصطفی محمد مجاہد کے احوال و آثار:

آپ کا اصلی نام محمد مجاہد قادری جو 10 اکتوبر 1990ء کو بدھ بستی چاہ درکان ضلع مظفر گڑھ کے ایک غریب فیملی میں پیدا ہوئے۔ آپ کا والد گرامی خادم حسین جو بڑھئی کا کام کرتے تھے نہایت سادہ اور نماز و روزہ کے

پابند تھے۔ آپ نے عصری تعلیم میں ایم اے کا ڈگری 2015ء میں بھاؤ الدین ذکریا یونیورسٹی سے حاصل کی۔ آپ نے قاعدہ اور ناظرہ قرآن کی تعلیم اپنے آبائی گاؤں درکھان والا میں قاری حافظ غلام یٰسین صاحب سے غوثیہ مسجد میں حاصل کی۔ پھر دینی علوم میں دورۃ حدیث انوار العلوم ملتان میں پایہ تکمیل تک پہنچایا۔[9] اور آپ مولانا ابو البلال الیاس قادری رضویؒ کے ہاتھ پر سلسلہ قادریہ میں بیعت ہوئے۔ آپ کے اساتذہ کرام میں سے مفتی محمد ارشاد رضوی، مفتی احسان الحق قادری، علامہ مفتی نور بخش سعیدی ہیں۔ مولانا عبد المطفیٰ محمد مجاہد القادری تقریباً پچاس کتب کے مصنف ہیں۔ جو تراجم، شروحات اور تصانیف کی صورت میں موجود ہیں۔ آپ جامع مسجد چادروالی سرکار لوہاری گیٹ میں امامت کے خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔[10]

## نعمۃ الودود کا ایک تعارفی جائزہ

صحاح ستہ میں سنن ابی داؤد کی قبولیت یہ ہے، کہ یہ تقریباً تمام مدارس اور جامعات میں پڑھائی اور مطالعہ کے لئے منتخب کی جانے والی کتاب ہے۔ اس اہمیت کی پیش نظر محققین نے اس کی کئی شروح تحریر کی ہیں۔
ان میں سے ایک مشہور و معروف شرح "نعمۃ الودود فی شرح سنن ابی داؤد" ہے۔ جس کا مصنف مفتی محمد مجاہد ہے۔ محققین حضرات کے استفادہ کے لئے اس کتاب کی منہج پیش کی جاتی ہے۔

## نعمۃ الودود کا منہج:

**آیات قرآنیہ سے وضاحت:** صاحب نعمۃ الودود حدیث کی شرح کے دوران "کتاب" اور "خاص کلمات " کے معانی و مطالب کی توضیح کے لئے قرآن کی نصوص لاتے ہیں۔ وہ بھی ایک دو آیات نہیں بلکہ اس کلمہ ،جملہ یا موضوع کے متعلق قرآن میں جتنی آیات کریمہ آئی ہوں ان سب کو یکے بعد دیگرے ذکر کرتے ہیں چاہے دہایوں میں کیوں نہ ہوں۔

**مثال 1۔ آیات قرآنیہ سے وضاحت:**

مصنف فرماتے ہیں کہ مسلمانوں پر معراج سے پہلے ایک نماز فرض تھی اور اسمیں وقت کی کوئی تعیین نہیں تھی۔ اس بات پر مصنف قرآن کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا:

يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ، قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا ، نِصْفَهُ أَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيلًا [11] ترجمہ: اے چادر لپیٹنے والے رات کو نماز میں قیام کریں مگر تھوڑا حصہ، رات کا آدھا حصہ یا اس سے بھی کچھ کم کر لیا کیجئے۔ [12]

**مثال2۔ آیات قرآنیہ سے وضاحت:**

شارح آپ ﷺ کی ایک حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں کہ مسلمان بندہ جب پانچوں نمازیں پڑھتا ہے تو اس کے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جس طرح اس درخت کے پتے گر رہے ہیں۔ پھر اس بات پر آپ نے یہ نص پڑھی:

وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرَى لِلذَّاكِرِينَ [13] ترجمہ: اور دن کے دونوں سروں اور رات کے کئی ساعتوں میں نماز کی پابندی کیا کرو حقیقت یہ ہے نیکیاں، بدیوں کو دور کرتی ہیں یہ نصیحت قبول کرنے والوں کے لئے یاد دہانی ہے۔ [14]

**مثال3۔ آیات قرآنیہ سے وضاحت:**

مصنفؒ " باب تسوية الصفوف " [15] میں حدیث کے اس قول "قوله الا تصفون كما تصف الملائكة عند ربهم" [16] یعنی ملائکہ بھی صف باندھ کر عبادت کرتے ہیں، قرآن کی اس آیت سے واضح کیا۔

وَالصَّافَّاتِ صَفًّا [17] ترجمہ: صف باندھے ہوئے ان فرشتوں کی جماعتوں کی قسم جو صف باندھتی ہیں۔ [18]

**مثال4۔ آیات قرآنیہ سے وضاحت:**

وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا [19] ترجمہ: جو لوگ حج بیت اللہ کی استطاعت رکھتے ہیں ان پر اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی کے لئے حج کرنا واجب ہے۔

وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ۔ [20] ترجمہ: حج اور عمرے کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے پورا کرو۔ [21]

مصنف "باب فرض الحج" کے تحت حج کے فرضیت کے بارے میں حدیث کے تائید میں مذکورہ دو آیات لا کر اس بات کو ثابت کیا کہ ہماری ہر بات قرآن سے مدلّل ہوتی ہے۔

**مثال5۔ آیات قرآنیہ سے وضاحت:**

قُلْ هُوَ الَّذِي أَنْشَأَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ قَلِيلًا مَا تَشْكُرُونَ۔ [22]

ترجمہ: آپ کہیے وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے کان، آنکھیں اور دل بنائے تم لوگ بہت کم شکر کرتے ہو۔

وَاللَّهُ أَخْرَجَكُمْ مِنْ بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ لَا تَعْلَمُونَ شَيْئًا وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ[23]

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ نے تمیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں سے پیدا کیا کہ تم کچھ جانتے نہ تھے اور تمہاری کان اور آنکیں اور دل بنائے تا کہ تم شکر ادا کرو۔

إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُونَ[24]

ترجمہ: واقعی لوگوں پر اللہ تعالی فضل کرتا ہے لیکن ان میں سے اکثر انسان ایسے ہیں جو شکر گذار نہیں ہیں[25]۔

شارح نے "باب اجتہاد الرای فی القضاء"[26] میں حدیث کے "قولہ الحمد للہ الذی وفّق رسول اللہ"[27] کے تحت شکر کے متعلق مذکورہ آیات قرآنیہ ذکر کی ہیں۔

**قال ابو داؤد**

شارح حدیث کی شرح کرتے ہوئے امام ابو داؤد کی "قال ابو داؤد" سے حدیث پر تجزیے کا بہترین انداز میں وضاحت کرتے ہیں۔ جن کی چند مثالیں درج ذیل ہیں۔

**مثال1۔ قال ابو داؤد:** قال ابو داؤد روای وھیب بن خالد[28]

مصنفؒ کی غرض ہشام[29] کے تلامذہ کا اختلاف بیان کرنا ہے۔ وہ اختلاف یہ ہے کہ عروہ اس واقعہ کو عبد اللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ سے براہ راست بیان کر رہے ہیں یا درمیان میں کوئی واسطہ ہے؟ سو زہیر کی روایت جو شروع میں آئی وہ بلا واسطہ ہے اور جن روایات کا مصنفؒ حوالہ دے رہے ہیں یعنی، شعیب اور ابو ضمرہ ان تینوں کی روایت میں عروہ اور صحابی کے درمیان ایک رجل مبہم کا واسطہ ہے۔ اس اختلاف کو ذکر کرنے کے بعد مصنفؒ فرماتے ہیں کہ ہشام کے اکثر تلامذہ نے اسی طرح روایت کیا جس طرح زہیر نے یعنی بلا واسطہ، لہٰذا وہی راجح ہے۔[30]

**مثال2۔ قال ابو داؤد:**

قال ابو داؤد و کذا روای عقیل و الزبیدی و یونس--[31]

یہاں پر امام ابو داؤدؒ یونس کے علاوہ ابن شہاب کے دوسرے شاگردوں کو بیان فرمارہے ہیں کہ جس طرح ابن شہاب سے یونس روایت کرتے ہیں اسی طرح اور بہت سے رواۃ بھی اس کو ان سے روایت کرتے ہیں، جس سے یونس کی روایت کو تقویت ہوگئی اور وہ رواۃ یہ ہیں۔ زبیدی، عقیل، یونس۔[32]

**مثال3۔ قال ابوداؤد:**

قال ابوداؤد و هكذا رواه خالد بن قيس خالفه في الاسناد ووافقه في المتن .[33]اس حدیث کی سند اور متن دونوں میں رواۃ کا اختلاف ہے،سند میں اختلاف کچھ یوں ہے کہ اس حدیث مبارکہ کا مدار حضرت قتادہؒ پر ہے اور حضرت قتادہؒ سے روایت جنہوں نے کی وہ کئی ہیں۔ ایک تو ہمام ہیں جن کی روایت باب کی ابتداء میں آئی ہے وہ اسے حضرت قتادہؒ سے یوں روایت کرتے ہیں عن قدامة بن وبرة عن سمرة بن جندب دوسرے تلمیذ حضرت قتادہؒ کے خالد بن قیس ہیں۔ امام ابو داؤدؒ فرمارہے ہیں کہ خالد نے ہمام کی اسناد میں مخالفت کی ہے اور آپؒ نے اس مخالفت کو بیان نہیں فرمایا۔ امام بیہقی نے بیہقی میں خالد سے روایت کیا ہے جس کی سندیوں ہے عن قتادة عن الحسن عن سمرة[34] یعنی حضرت قتادہؒ اور حضرت بن جندبؓ کے درمیان قدامہ کے بجائے حسن کا واسطہ ہے اور تیسرے جو ہیں وہ حضرت قتادہؒ کے شاگرد ایوب ہیں جن کی کنیت ابوالعلاء ہے۔ انہوں نے اس حدیث مبارکہ کو مرسلاً ذکر کیا اور صحابی کا اسم شریف چھوڑ دیا۔ چوتھے جو تلمیذ ہیں وہ سعید بن بشیر ہیں انہوں نے متن کو ایوب کی مانند بیان کیا یعنی بدرہم اور نصف بدرہم۔ مگر انہوں نے یہاں یہ فرق کر دیا کہ صاع حنطۃ کے بجائے مُد کا ذکر فرمایا اور سند میں ان کی یہ مخالفت کی کہ سمرہ کو بھی ذکر کر دیا بر خلاف ایوب کے کہ انہوں نے سمرہ کا ذکر نہیں کیا بلکہ حدیث کو مرسلاً ذکر کر دیا تھا۔ متن میں اختلاف یوں ہے۔ ہمام کی روایت میں یوں ہے فليتصدق بدينار وان لم يجد فبنصف دينار[35] اور دوسری روایت میں دینار کے بجائے درہم کا لفظ ہے اور اس میں صاع حنطة او نصف صاع [36]کا اضافہ فرمایا ہے اور سعید بن بشیر کی روایت میں مُد اور نصف مُد کا ذکر ہے اس طرح یوں متن میں اختلاف ہو گیا۔[37]

**مثال4۔ قال ابوداؤد:**

قال ابوداؤد لم يسمع قتادة من عُروة شيئاً۔[38]

حضرت عروہ بن بیرؓ نے حضرت فاطمہ بنت جیشؓ سے روایت کیا ہے حضرت اسماءؓ نے مجھ سے حدیث بیان کرکے فرمایا کہ مجھے فاطمہ بنت جیشؓ نے اللہ کے رسول ﷺ سے یہ استفسار کرنے کا فرمایا: پس ان کو حکم فرمایا کہ جتنے ایام تم نے بیٹھنا تھا اتنے دن بیٹھا کرو پھر غسل کیا کرو۔ امام ابو داؤدؒ نے فرمایا: اس کو عروہ بن زبیرؓ، قتادہؒ نے حضرت زینب بنت ام سلمہؓ سے نقل کیا ہے کہ حضرت اُم حبیبہ بنت جحشؓ کو استحاضہ ہوا تو نبی کریم ﷺ نے ان کو فرمایا اپنے حیض کے ایام میں نماز کو ترک کرو پھر پاکی حاصل کرو اور نماز پڑھو۔ امام ابو داؤد نے فرمایا: حدیث زہری میں ابن عیینہ "عمر" زائد بیان کیا ہے۔ عمرہ کے طریق سے حضرت عائشہؓ نے فرمایا ہے کہ حضرت ام حبیبہؓ کو استحاضہ ہو گیا تو آپؓ نے سرور کونین ﷺ سے استفسار کیا تو نبی کریم ﷺ نے آپؓ کو حکم دیا کہ اپنے حیض کے ایام کی نماز ترک کردو۔[39]![40]

**مثال5۔ قال ابو داؤد:** قولہ قال ابوداؤد رواہ ابن اسحاق الخ[41]

یہاں پر امام ابو داؤدؒ نے دو باتیں فرمائی ہیں۔ 1 سند کے بارے میں 2۔ متن کے بارے میں

حضرت ابن اسحاقؒ حضرت زہریؒ کے شاگردوں میں سے ہیں واسطے کے ذکر اور عدم ذکر میں شاگردوں کا اختلاف ہو رہا ہے یہاں پر امام ابو داؤدؒ یہ فرماتے ہیں کہ جسطرح صالح بن کیسان نے سند میں سیدنا ابن عباسؓ کا واسطہ ذکر فرمایا اسی طرح ابن اسحاقؒ نے بھی کیا ہے مگر دونوں کے متن میں فرق ہے وہ اس طرح کہ حضرت صالحؒ کی روایت میں ضربہ واحد0 تھا اور ابن اسحاقؒ کی روایت میں ضربتین [42] ہے جس طرح کہ حضرت یونسؒ کی روایت میں گزر گیا ہے۔[43]

**تفسیری اقوال**

مولانا عبد المصطفیٰ محمد مجاہد قرآن کی تفسیر سے بھی لگاؤ رکھتے ہیں۔ اس مناسبت سے آپ کی شرح میں اکثر تفسیری اقوال علامہ ابو الحسن علی بن الماوردی، نیساپوری، کشاف وغیرہا حضرات کی ملتے ہیں۔ جن کی چند مثالیں ذکر کی جاتی ہیں۔ تاکہ مصنف کا منہج معلوم ہو جائے۔

**مثال 1۔ تفسیری اقوال کا:** وَالصَّافَّاتِ صَفًّا [44] ترجمہ۔ صف باندھے ہوئے ان فرشتوں کی جماعتوں کی قسم جو صف باندھتی ہیں۔ علامہ ابو الحسن علی بن محمد الماوردی فرماتے ہیں۔

وَالصَّافَّاتِ صَفًّا۔ کی تین تفسیریں کی گئی ہیں۔

پہلا تفسیر: 1۔ حضرت ابن مسعود، 2۔ حضرت عکرمہ، 3۔ حضرت سعید بن جبیر 4۔ حضرت مجاہد، 5۔ اور حضرت قتادہ رضی اللہ عنہم کے نزدیک اس سے مراد فرشتے ہیں۔

دوسرا تفسیر: ضحاک نے حضرت ابن عباسؓ سے نقل کیا ہے کہ اس سے مراد آسمانوں میں عبادت کرنے والے ہیں۔

تیسرا تفسیر: نقاش نے کہا: اس سے مراد مومنوں کی جماعت ہے جب وہ صف باندھ کر نماز پڑھتے ہیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس سے مراد مشرکین کے خلاف جہاد کرنے والے صف بستہ مجاہدین ہوں اور یہ زیادہ واضح ہے کیونکہ قرآن میں ہے إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًّا كَأَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَرْصُوصٌ(45)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اس کی راہ میں صف بستہ جہاد کرتے ہیں گویا کہ وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔(46)

**مثال2:۔ تفسیری اقوال کا:**

تفسیر کبیر میں ہے: اللہ تعالیٰ کے قول "جمعہ کے دن جب نماز کے لئے اذان دی جائے "یعنی جو ندا جمعہ کے دن امام کے منبر پر بیٹھتے وقت دی جاتی ہے یہی مقاتل کا قول ہے اور ایسا ہی بیان کیا گیا ہے کہ نبی علیہ السلام کے دور میں یہ اذان نہیں دی جاتی تھی۔ جمعہ کے دن جب حضور انور ﷺ منبر پر بیٹھتے تو حضرت بلالؓ مسجد کے دروازہ پر اذان دیتے ایسا ہی حضرت ابو بکر و حضرت عمر رضوان اللہ تعالی علیہما کے زمانہ میں بھی تھا۔(47)

**مثال 3:۔ تفسیری اقوال کا:** وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَى وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ.(48)

شیخ ابو علی فضل بن حسن طبرسی لکھتے ہیں: یہ آیت حضرت ابو بکرؓ اور مسطح بن اثاثہؓ کے متعلق نازل ہوئی۔ مسطح حضرت ابو بکرؓ کے خالہ زاد بھائی تھے وہ بدری صحابہ میں سے تھے اور مہاجر اور فقیر تھے اور حضرت ابو بکرؓ ان کا خرچ اٹھاتے تھے جب مسطح حضرت عائشہؓ پر بہتان لگانے والوں کے ساتھ مل گئے تو خلیفہ اولؓ نے وہ خرچ بند کر دیا اور قسم کھائی کہ وہ آئندہ اس کو کبھی خرچ نہیں دیں گے جب اللہ نے وحی نازل فرمائی تو حضرت ابو بکرؓ نے پھر خرچ دینا شروع کیا۔(49)

**مثال4:۔ تفسیری اقوال کا:** وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ۔۔۔(50)

صاحب نعمۃ الودود مذکورہ آیت کے تحت مفسر امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص حنفی کے حوالے سے لکھتے ہیں:

لغت میں اعتکاف کا معنی ٹھرنا ہے، اور اصطلاح شریعت میں کسی مسجد میں کھانا، پینا، جماع کو ترک کر کے روزہ کی حالت میں رہنا اس کو اعتکاف کہتے ہے، البتہ مسجد کی شرط صرف مردوں کے لئے ہیں۔ اور بعض علماء نے جامع مسجد کی شرط لگائی ہیں۔(51)،(52)

**مثال5: تفسیری اقوال کا:** قوله لَئِنْ بَسَطْتَ إِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِي مَا أَنَا بِبَاسِطٍ يَدِيَ إِلَيْكَ لِأَقْتُلَكَ۔۔(53)

علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی لکھتے ہیں۔ کہ حضرت عبد اللہ بن عمر اور جمہور مفسرین نے کہا ہے۔ حابیل، قابیل دونوں بھائیوں میں سے حابیل زیادہ طاقتور تھے لیکن آپ نے مقابلہ سے انکار کیا۔ اور ظلم برداشت کرنے پر راضی ہوگئے اسلئے کہ ظالم کو قیامت کے دن جزادی جائیگی۔ ایک قول کے مطابق: قابیل نے اپنے بھائی کو پتھر مار کر شہید کر دیا تھا۔(54)،(55)

تفسیر جامع البیان نے لکھا ہے: کہ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: اے میرے بیٹو! تم دونوں قربانی پیش کرو۔ تم میں سے جس کی قربانی قبول ہوگئی وہ اس کے ساتھ نکاح کا حق دار ہو گا۔ ہابیل نے ایک کنواری بکری کی قربانی پیش کی اور قابیل نے گندم کی قربانی پیش کی پھر اللہ تعالیٰ نے ایک سفید آگ بھیجا اس نے ہابیل کی قربانی کو کھالیا اور ہابیل کی قربانی کو ترک کر دیا، اس پر قابیل غضب ناک ہوگیا۔ اور ہابیل سے کہا: تم کو ضرور قتل کروں گا ورنہ تم میری بہن سے نکاح نہ کرنا۔ ہابیل نے کہا: اللہ تعالیٰ متقین سے قربانی قبول کرتا ہے۔(56)

تفسیر نعیمی نے اس آیت کے تحت لکھا ہے:

قابیل کو قتل کرنے کی ترکیب نہیں آتی تھی کیونکہ آج دنیا میں پہلا قتل ہو رہا تھا۔ ابلیس جانور کی شکل میں قابیل کے سامنے آیا اس کے پنجہ میں ایک اور جانور تھا۔ اس نے اس جانور کو پتھر سے کچل دیا۔ تب قابیل کو قتل کرنے کا طریقہ آیا۔ چنانچہ ایک دن ہابیل اپنے جانور کو کسی پہاڑی پر چرا رہے تھے دوپہر میں کسی سایہ دار درخت کے نیچے سوگئے۔ قابیل نے بڑا وزنی پتھر ان کو مارا اور وہ فوت ہوگئے۔(57)،(58)

**فتاوٰجات**

شارح اپنی شرح میں اکثر مقامات پر دور حاضر کے فتاوٰجات لاتے ہیں تاکہ اس حدیث سے کونسے فقہی مسائل مستنبط ہوتے ہیں اور ان مسائل کے بارے میں فتوی کونسے قول پر ہے۔ اسکی مثالیں پیش کی جاتی ہے تاکہ نعمۃ الودود کا منہج معلوم ہو جائے۔

**مثال 1۔ فتاوٰجات کا:**

شارح "باب المصلی اذا خلع نعلیه این یضعهما"[59] کے تحت مسجد میں جوتے رکھنے کے متعلق فتوی اپنی شرح میں لکھتے ہے۔

فتاوی رضویہ: مسجد میں جوتوں کے رکھنے پر اعلیٰ حضرتؒ کا فتوٰی:

الجواب: مسجد سے باہر جوتے رکھے جائیں اگر باہر مناسب جگہ مہیانہ ہو تو پھر مسجد کے کسی سائیڈ (کونے) میں رکھیں۔[60]،[61]

**مثال 2۔ فتاوٰجات کا:**

فتاوی رضویہ: خطبہ کے متعلق اعلیٰ حضرتؒ کا فتوٰی: اعلیٰ حضرتؒ سے سوال کیا گیا کہ خطبہ اور قرات طویل پڑھنا کوئی فضیلت رکھتا ہے یا نقصان؟

الجواب: قرات بقدر سنت سے زائد نہ ہو اور اتنی زیادت کہ کسی مقتدی کو ثقیل ہو تو حرام ہے اور خطبہ کی نسبت ارشاد فرمایا کہ آدمی کی فقاہت کی یہ نشانی ہے کہ اس کا خطبہ کوتاہ ہو اور نماز متوسط، زیادہ طویل خطبہ خلاف سنت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔[62]

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا: خطبہ مختصر کافی ہے[63]،[64]

**مثال 3۔ فتاوٰجات کا:**

فتاوٰی عالمگیریہ: اگر ازار تکبر کے بغیر ٹخنوں سے نیچے ہوں تو یہ عمل کراہت تنزیہی ہے اور تکبر کی صورت میں حرام ہیں۔ خلاصہ کلام یہ ہوا کہ تکبر کی صورت میں حرام اور ناجائز ورنہ مکروہ تنزیہی اور خلاف اولیٰ ہے۔[65]،[66]

**مثال 4۔ فتاوٰجات کا:**

حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ[67] فرماتے ہیں کہ شلوار مطلقاً لٹکانا ناجائز ہے اور کبر کی سبب گھسیٹنا حرام ہے۔[68]

**مثال 5۔ فتاوٰجات کا:**

فتاوٰی عالگیریہ: اعتکاف نفل وہ اعتکاف ہے جو واجب اور سنت مؤکدہ کے علاوہ ہو اور اس کو مستحب و سنت غیر مؤکدہ بھی کہا جاتا ہے۔

مستحب اعتکاف یہ ہے کہ بغیر روزہ اور خاص وقت کی تعیین کے مسجد میں اعتکاف کے نیت سے ٹھرا جا ئے۔(69)

**ترجمہ:**

شارح کا منہج ترجمہ کے متعلق اس شرح میں یہ ہے۔ کہ ہر حدیث کا پوری ترجمہ ذکر کرتے ہے اور ترجمہ کا خاص طور پر خیال رکھتے ہیں۔

**مثال 1۔ ترجمہ کا:** حدثنا عبد الله بن محمد النفلی ....كان رسول الله عليه وسلم يغتسل... (70)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول ﷺ غسل فرما کر دو رکعات ادا فرماتے اور صبح نماز ادا فرماتے اور میں نے غسل کے بعد نیا وضو کرتے ملاحظہ نہ کیا۔(71)

**مثال 2۔ ترجمہ کا:** حدثنا عمرو بن عثمان الحمصی .... انه سمع معاذ بن جبل يقول ابقينا النبی صلى الله علىه وسلم فى صلوة العتمة.....(72)

ترجمہ: عاصم بن حمید سکونی نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے انتظار میں عشاء کی نماز کے لئے انتظار کر رہے تھے پس آپ ﷺ نے تاخیر کیں حتٰی کہ گمان کرنے والوں نے گمان کیا ہو گا کہ آپ ﷺ آئیں گے ہی نہیں اور ہم میں سے کہنے والوں نے کہا کہ آپ ﷺ ادا فرما چکے ہوں گے ہم اسی کشمکش میں تھے کہ نبی کریم ﷺ کا جلوۃ والضحٰی نظر آیا تو آپ کو لوگوں کی کہی ہوئی باتیں پہنچی۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس نماز کو تاخیر میں ادا کیا کرو کیونکہ تم ساری امتوں پر اسی نماز کی وجہ سے فضیلت یافتہ ہو۔(73)

**مثال 3۔ ترجمہ کا:** حدثنا زهير بن حرب.... حدثنا عن صلوة رسول صلى الله عليه وسلم......(74)

ترجمہ: عطاء بن سائب سے روایت ہے کہ سالم برادنے فرمایا کہ ہم عقبہ بن عمرو انصاری ابو مسعود کے پاس گئے۔ ہم نے ان سے عرض کیا کہ ہم کو رسول ﷺ کی نماز سیکھا دیجئے۔ پس انہوں نے مسجد میں ہمارے درمیان قیام فرمایا پھر تکبیر تحریمہ کہی، قیام اور رکوع کیا پھر "سمع الله لمن حمده "(75) کہا پھر قیام فرمایا

حتیٰ کہ ہر چیز اپنے مقام پر استقرار پکڑ گئی پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا اور اپنی ہتھیلیاں زمین پر رکھ دیں اور اپنی کہنیوں کو الگ رکھا حتیٰ کہ ہر چیز اپنے مقام پر استقرار پکڑ گئی۔ پھر اسی طرح کیا پھر چار رکعات اس رکعت کی مثل پڑھیں پھر اپنی نماز مکمل فرما کر فرمایا اسی طرح ہم نے آپؐ سے نماز سیکھا ہے۔[76]

**مثال4۔ ترجمہ کا:** حدثنا ابو کامل---عن ابی ھریرۃ عن النبیﷺ قال اذا ضرب احدکم فلیتق الوجه ۔[77]

حضرت ابو ھریرۃؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی مارے تو چہرے سے بچے۔[78]![79]

**مثال5۔ ترجمہ کا:** حدّثنا احمد بن صالح ----ان عبد المطلب بن ربیعة بن حارث بن عبد المطلب اخبره ان اباه ----[80]

ترجمہ: عبد المطلب بن ربیعہ بن حارث بن عبد المطلب کا بیان ہے کہ ان کے والد محترم حضرت ربیعہ بن حارث اور حضرت عباس بن عبد المطلبؓ نے عبد المطلب بن ربیعہ اور فضل بن عباسؓ سے فرمایا کہ تم دونوں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہو کر عرض کرو کہ یارسول اللہ ﷺ ہم جوانی کے عمر کو پہنچ گئے ہیں، جس طرح کہ آپ دیکھ رہے ہیں اور ہماری خواہش ہے کہ ہم شادی کرلیں، اور آپ یارسول اللہ ﷺ سب سے زیادہ بھلائی کرنے والا اور رحم کرنے والا ہیں اور ہماری باپوں کے پاس ہمارے اوپر خرچ کرنے کے لئے کچھ نہیں ہے، پس یارسول اللہ ﷺ ہم کو زکوۃ لینے کے لئے عامل بنادیجئے تاکہ دوسرے عاملین کی طرح ہم بھی زکوۃ کا مال جمع کرکے آپ ﷺ کے پاس لائیں اور محنت کرکے نفع حاصل کریں۔ راوی فرماتے ہیں کہ ہم وہیں ہی تھے کہ حضرت علی بن ابی طالبؓ ہمارے پاس آئے اور ہمیں ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم رسول اللہ ﷺ تم میں سے کسی کو زکوۃ کا عامل نہیں بنائیں گے۔ حضرت ربیعہؓ نے ان کو کہا کہ آپ اپنا فیصلہ سنا رہے ہیں جبکہ تم رسول اللہ ﷺ کے داماد بن گئے ہم نے پھر بھی تم سے حسد نہیں کیا، تو حضرت علیؓ اپنے چادر کو بچھایا اور اس پر لیٹ کر ارشاد فرمایا: میں ابوالحسن ہوں اللہ کی قسم میں ادھر ہی اس وقت تک رہوں گا جس وقت تک آپ کے بیٹے اس کام سے مایوس ہو کر پلٹ نہ آئیں، جس کے واسطے آپ ان کو نبی کریم ﷺ کے پاس روانہ کررہے ہیں۔ عبد المطلب فرماتے ہیں کہ میں اور فضل چلے گئے حتیٰ کہ اقامتِ ظہر ہو رہی تھی تو ہم نے لوگوں کی معیت نماز پڑھی اس کے بعد میں اور فضل نبی کریم ﷺ کے پاس جلدی سے آپ

ﷺ کے دروازہ مقدسہ پر پہنچ گئے اور اس دن آپ ﷺ حضرت زینب بنت جحشؓ کے پاس تشریف فرما تھے، ہم دروازہ کے پاس ہی کھڑے رہے حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ نے تشریف لایا، پس میرا اور فضل کا کان پکڑتے ہوئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو تم لوگوں کے قلوب میں ہیں، ان کو باہر نکالو اس کے بعد آپ ﷺ اندر چلے گئے اور مجھے اور فضل کو اجازت دے دی، تو ہم بھی اندر چلے گئے ہم تھوڑی دیر ایک دوسرے سے بات کرنے کے واسطے مباحثہ کرتے رہے پھر ہم نے وہی عرض کر دیا جو ہمارے باپوں نے کہا تھا تو رسول اللہ ﷺ تھوڑی دیر سکوت کے عالم میں رہے اور چھت کے جانب دیکھتے دیکھتے بہت دیر ہو گئی ہم نے گمان کیا کہ آپ ﷺ ہم کو کوئی جواب عطا نہیں فرمائیں گے۔ حضرت زینبؓ نے پردے کے پیچھے ہم کو ہاتھ سے اشارہ فرمایا کہ جلدی نہ کرنا بے شک رسول اللہ ﷺ تم لوگوں کے متعلق ہی نظر کرم فرما رہے ہیں، پھر رسول اللہ ﷺ نے نیچے کی جانب نظر کرم فرمائی تو ہم کو ارشاد فرمایا: کہ زکوۃ کا مال لوگوں کا میل ہے جو محمد اور آل محمد کے واسطے بالکل حلال نہیں۔ ارشاد فرمایا کہ نوفل کو میرے پاس بلا کر لے آؤ تو حضرت نوفل بن حارث کو بلا کر لے آئے پس فرمایا: اے نوفل عبد المطلب کا نکاح کر دیجئے، پس حضرت نوفلؓ نے میرا نکاح فرما دیا پھر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس محمیہ بن جزء کو بلا لے آؤ وہ بنی زبید کے آدمی تھے انکو آپؐ نے خمس کا عامل مقرر فرمایا تھا تو سردار دو جہان نے محمیہ سے کہا کہ فضل کا نکاح کر دیں، پس انہوں نے انکا نکاح کر دیا۔ پھر آپ نے حکم دیا: کہ جا کر خمس سے اس قدر مال انکو حوالے کر دو، راوی کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن حارث نے مجھے اس کی مقدار کو بیان نہ فرمایا۔(81)

## علماء کے اقوال

نعمۃ الودود فی شرح سنن ابی داؤد کا مصنف حدیث کے شرح کے دوران مختلف علماء کے اقوال ذکر فرماتے ہیں جن کی چند مثالیں درج ذیل ہیں۔

**مثال 1۔ علماء کے اقوال:**

مصنفؒ "باب فی التشدید فی ترکہ الجماعة"[82] کے تحت حدیث "قولہ عن ام مکتوم رضی اللہ عنہ" [83] یعنی حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے متعلق علماء کے اقوال نقل کرتے ہوئے ایک عالم کا قول نقل کرتے ہے۔

علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی لکھتے ہیں:

اگر حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کو یہ علم ہو تا کہ نبی کریم ﷺ سرداران قریش کو تبلیغ فرما ہے ہیں اور آپ ﷺ کو ان کے اسلام لانے کی توقع ہے اور پھر وہ آپ ﷺ کی گفتگو میں مداخلت کرتے تو ان کا یہ فعل بے ادبی ہو تا لیکن اللہ تعالیٰ نے پھر بھی آپ پر عتاب فرمایا تاکہ اہل صفہ (فقراء صحابہ رضی اللہ عنہم) کے دل ٹوٹ نہ جائیں یا اس لئے کہ یہ معلوم ہو جائے کہ مومن فقیر، کافر غنی سے بہتر ہے اور یہ کہ مومن کی رعایت کرنا کافر غنی سے زیادہ لائق ہے۔ خواہ کافر کے ایمان لانے کی توقع ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپؐ کو آپؐ پر اعتماد ہو کہ اگر آپ انکی طرف توجہ نہ بھی کریں تو ان کی ملال نہیں ہو گا اور دوسری جانب کفار کے مجلس سے اٹھ کر چلے جانے کا خطرہ ہو۔[84]

دوسرے عالم ابن زید کا قول: فرماتے ہے! سرور عالمؐ نے ابن ام مکتومؓ کے سوال پر اس لیے تیوری چڑھائی تھی اور ان سے اعراض کیا تھا کہ جو شخص حضرت ابن ام مکتومؓ کو لے کر آرہا تھا آپ ﷺ نے اس کو اشارہ کیا تھا کہ وہ حضرت ابن ام مکتومؓ کو روکے لیکن حضرت ابن ام مکتومؓ نے اس کو دھکا دیا اور انکار کیا۔ اور کہا کہ وہ ضرور نبی کریم ﷺ سے مسئلہ معلوم کریں گے۔ اور یہ ان کی طرف سے ایک قسم کا سخت رویہ تھا اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل فرمائی عَبَسَ وَتَوَلَّىٰٓ[85] ترجمہ: انہوں نے تیوری چڑھائی اور منہ پھیرا۔

اور ایک قول یہ ہے کہ: لعلّہ کہ ضمیر کافر کی طرف لوٹ رہی ہے یعنی آپ جن کافروں کے اسلام قبول کرنے کی خواہش کر رہے ہیں آپ کو کیا پتا کہ آپ کی تبلیغ کا ان پر اثر ہو گا اور وہ پاکیزگی حاصل کر لیں گے۔[86]

**مثال2۔ علماء کے اقوال کا:**

مصنفؒ"باب نداء يوم الجمعة"[87] میں حدیث 919 میں "قوله قال كان يوذن بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جلس على المنبر"[88] کے تحت فرماتے ہیں کہ آذان کہا دی جائیگی اس کے بارے میں کثیر اقوال ہیں جن میں سے بعض درج یل ہیں۔

**علامہ طاہر بن عبد الرشید بخاری حنفی کا قول:**

علامہ طاہر بن عبد الرشید بخاری حنفی لکھتے ہیں: اذان مسجد کے مینار یا مسجد سے باہر دینی چاہئے اور مسجد میں نہ دی جائے۔[89]

**علامہ عثمان بن علی زیلعی حنفی کا قول:**

علامہ عثمان بن علی زیلعی حنفی لکھتے ہیں: سنت یہ ہے کہ اذان منارہ میں ہو اور اقامت مسجد میں۔[90]

**علامہ کمال الدین محمد بن عبد الواحد حنفی کا قول:**

محمد بن عبد الوحد کا مکتوب ہے: کہ اذان بینارہ میں دینی چاہئے اور اگر وہ نہ ہو تو فناء مسجد میں دینی چاہئے۔
فقہاء کرام نے کہا ہے: مسجد میں اذان نہ دی جائے۔[91]

**علامہ زین ابن نجیم حنفی کا قول:**

سنت یہ ہے کہ اذان بلند جگہ پر دی جائے اور اقامت زمین پر کہی جائے۔[92]

**مثال 3:۔ علماء کے اقوال کا:**

مصنفؒ نے "كتاب اللُّقَطَة"[93] کی ایک حدیث میں "قوله قال يا رسول الله فضالة الابل فغضب رسول الله۔۔الخ"[94] کے تحت علماء کے اقوال ذکر کرتے ہیں۔ ان میں سے چند یہ ہیں۔

حافظ شہاب الدین احمد بن علی بن حجر عسقلانی لکھتے ہیں:

آپ علیہ السلام اسلئے پریشان ہوئے کہ پہلے آپؐ نے اونٹ کے متعلق ممانعت فرمائی تھی اور اب اس نے سوال بھی کیا۔

علامہ خطابیؒ فرماتے ہیں:

آپ ﷺ کو سائل کی کم فہمی پر غصہ آیا کیونکہ وہ لقطہ اٹھانے کی اصل وجہ کو نہیں سمجھا اور ایک چیز کو اس پر قیاس کیا جو اس کی نظیر نہیں تھی کیونکہ لقطہ اس چیز کو کہتے ہیں جو کسی شخص سے گر جائے اور یہ پتہ نہ چلے کہ

اس کا مالک کہاں ہے اور اونٹ اس طرح نہیں ہے کیونکہ وہ اسم اور صفت کے اعتبار سے لقطہ سے مغائر ہے کیونکہ اس میں ایسی صلاحیت ہے کہ وہ از خود مالک تک پہنچ سکتا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس کے بکثرت سوال کرنے کی وجہ سے ناراض ہوئے ہوں کیونکہ سائل کسی حقیقی پیش آنے والے مسئلہ کا حل نہیں پوچھ رہا تھا بلکہ محض فرضی صورتوں کا سوال کر رہا تھا۔[95]

**مثال4:۔ علماء کے اقوال کا:**

نعمۃ الودود کے مصنف نے باب في رمي الجمار[96] کے تحت نبی کریم ﷺ کو علوم خمسہ عطا فرمانے پر علماء کرام کے متعدد اقوال ذکر کی ہیں ان میں سے ایک بطور مثال ذکر کی جاتی ہے:

علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی لکھتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے اس وقت تک وفات نہیں پائی جب تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہر چیز کا علم نہیں دیا جس کا علم دینا ممکن تھا۔[97]،[98]

**مثال5:۔ علماء کے اقوال کا:**

مصنفؒ نے "كتاب الصوم"[99] کی ایک حدیث میں "قوله لم يدع قول الزور والعمل به ۔۔الخ[100] (جو جھوٹی بات کہنا اور بری کام کرنا ترک نہ کرے) " کے تحت غیبت کے بارے میں علماء کے اقوال ذکر کرتے ہیں۔ ان میں سے چند یہ ہیں۔

علامہ محمد ابن اثیر الجزری کا قول:

علامہ محمد ابن اثیر الجزری لکھتے ہیں: غیبت کا مطلب یہ ہے کہ آپ کسی کی غیر موجودگی میں اسکی برائی کرے جو اسمیں ہوں اگر موجود نہ ہو تو پھر یہ بہتان ہے۔[101]

علامہ سید محمد بن محمد مرتضی حسینی زبیدی حنفی کا قول:

کہ کوئی آدمی غائب انسان کا عیب بیان کرے یا اس کے متعلق کوئی ایسا کام کرے، جس کی وجہ سے وہ غمزدہ ہو تو اگر اس انسان میں وہ عیب ہو تو یہ غیبت ہے، اگر اس نے جھوٹ کہا تو اس کو بہتان کہتے ہیں۔ اسی طرح حدیث مبارکہ میں ہے غیبت وہ ہوتی ہے جو پس پشت ہو، قرآن مجید میں ہے وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا[102] یعنی کوئی شخص کسی کی پیٹھ پیچھے کسی کی برائی بیان نہ کرے۔[103]

**علامہ حسین بن محمد راغب اصفہانی کا قول:**

علامہ حسین بن محمد راغب اصفہانی لکھتے ہیں۔ غیبت یہ ہے کہ ایک آدمی بلاضرورت دوسرے شخص کا وہ عیب بیان کرے جو اس میں ہو۔ (104)؍(105)

**خلاصہ بحث:**

زیر نظر آرٹیکل میں ابوداؤد کے شرح "عبد المصطفی محمد مجاہد کی کتاب: نعمۃ الودود کے منہج واسلوب کا ایک تجزیاتی مطالعہ" پیش کیا گیا ہے۔ یہ تحقیقی کام موضوع کے تعارف، مصنف کے تعارف اور نعمۃ الودود کے منہج اور آخر میں خلاصہ پر مشتمل ہے۔ آرٹیکل ہذا کا خلاصہ جامعیت اور اختصار کے ساتھ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:

شروع میں تعارف موضوع کا عنوان ہے۔ جسمیں موضوع کے تعارف، ضرورت واہمیت، سابقہ تحقیقات کے جائزے پر مشتمل ہے۔ اس کے بعد مصنف کی کتاب عبد المصطفی محمد مجاہد کے احوال و آثار کا مختصر تذکرہ ہے۔ پھر نعمۃ الودود کے مضامین اور منہج کے تحقیقی جائزہ پر بحث کیا گیا ہے۔ جس کی تفصیل کچھ یوں ہیں:

سب سے پہلے مصنف اپنے ہر بات کی وضاحت قرآنی آیات سے کرتے ہیں۔ یوں عنوان لگا کر "آیات قرآنیہ سے وضاحت" صاحب نعمۃ الودود حدیث کی شرح کے دوران "کتاب" اور "خاص کلمات" کے معانی ومطالب کی توضیح کے لئے قرآن کی نصوص لاتے ہیں۔ اسطرح حدیث کی شرح کرتے ہوئے امام ابوداؤد کی "قال ابوداؤد" سے حدیث پر تجزیے کا بہترین انداز میں وضاحت کرتے ہیں۔ مولانا عبد المصطفیٰ محمد مجاہد قرآن کی تفسیر سے بھی لگاؤ رکھتے ہیں۔ اس مناسبت سے آپ کی شرح میں اکثر تفسیری اقوال علامہ ابو الحسن علی بن الماوردی، نیساپوری، کشاف وغیرہا حضرات کی ملتے ہیں۔ شارح اپنی شرح میں اکثر مقامات پر دور حاضر کے فتاوٰجات لاتے ہیں تاکہ اس حدیث سے کونسے فقہی مسائل مستنبط ہوتے ہیں اور ان مسائل کے بارے میں فتوی کونسے قول پر ہے۔ شارح کا منہج ترجمہ کے متعلق اس شرح میں یہ ہے۔ کہ ہر حدیث کا پوری ترجمہ ذکر کرتے ہے اور ترجمہ کا خاص طور پر خیال رکھتے ہیں۔ نعمۃ الودود فی شرح سنن ابی داؤد کا مصنف حدیث کے شرح کے دوران مختلف علماء کے اقوال ذکر فرماتے ہیں۔

**حوالہ جات وحواشی:**

[1] ۔سورۃ النحل:125

Sūrah al-Naḥl: 125.

[2] ۔عثمانی، محمد تقی، مفتی، آسان ترجمہ قرآن، معارف القرآن، کراچی، 1437ھ/2016ء، سورۃ النحل:125

ʿUthmānī, Muḥammad Taqī, Muftī. Āsān Tarjumah Qurʾān, Maʿārif al-Qurʾān. 1437 H/2016 M, Karachi, Sūrah al-Naḥl: 125.

[3] ۔ابن حجر، ابوالفضل احمد بن علی، عسقلانی،، فتح الباری شرح صحیح البخاری، دارالمعرفہ، بیروت، 1379ھ /1959ء، ج 1، ص95

Ibn Ḥajar, Abū al-Faḍl Aḥmad Ibn ʿAlī, al-ʿAsqalānī. Fatḥ al-Bārī Sharḥ Ṣaḥīḥ al-Bukhārī. 1379 H/1959 M, Dār al-Maʿrifah, Beirut, Vol. 1, p. 95.

[4] ۔ امام ابو داؤد کا نام سلیمان، ابو داؤد کنیت، والد ماجد کا نام اشعث ہے۔ آپ بغداد میں سجستان میں 202ھ میں پیدا ہوئے۔ الذہبی، ابو عبد اللہ محمد بن احمد، سیر أعلام النبلاء، دار الحدیث، القاہرۃ، 1427ھ/2006ء، ج3، ص234

Al-Dhahabī, Abū ʿAbd Allāh Muḥammad Ibn Aḥmad. Siyar Aʿlām al-Nubalāʾ. 1427 H/2006 M, Dār al-Ḥadīth, Cairo, Vol. 3, p. 234.

[5] ۔مصر افریقہ کے شمال میں واقع ایک اسلامی ملک ہے جس کا دارالخلافہ قاہرہ ہے، یہ سرزمین 20ہجری میں عمرو بن عاص کی سربراہی میں فتح ہوئی۔ الأندلسی، ابوعبید عبد اللہ بن عبد العزیز، معجم ما استعجم من أسماء البلاد والمواضع، عالم الکتب، بیروت، 1403ھ/1983ء، ج4، ص1234

Al-Andalusī, Abū ʿUbayd ʿAbd Allāh Ibn ʿAbd al-ʿAzīz. Muʿjam Mā Ustaʿjam min Asmāʾ al-Bilād wa-al-Mawāḍiʿ. 1403 H/1983 M, ʿĀlam al-Kutub, Beirut, Vol. 4, p. 1234.

[6] ۔ حجاز سعودی عرب کے مغرب میں بحیرہ احمر کے ساحل پر واقع ہے۔ مکہ اور مدینہ جیسے شہروں کی وجہ سے اس علاقہ کو اسلامی جغرافیا میں بہت اہم مقام حاصل ہے اور چونکہ یہ علاقہ نجد اور تہامہ کے درمیان واقع ہے اس لئے اسے حجاز کا نام دیا گیا ہے۔ الحموی، أبوعبد اللہ یاقوت بن عبد اللہ، معجم البلدان، دار صادر، بیروت، 1353 ھ /1995ء ، ج2، ص 218

Al-Ḥamawī, Abū ʿAbd Allāh Yāqūt Ibn ʿAbd Allāh. Muʿjam al-Buldān. 1353 H/1995 M, Dār Ṣādir, Beirut, Vol. 2, p. 218.

[7] ۔ عراق ایشیا کا ایک اہم عرب اور مسلمان ملک ہے، اس کے جنوب میں کویت اور سعودی عرب، مغرب میں اردن، شمال مغرب میں شام، شمال میں ترکی اور مشرق میں ایران ہے۔ الحموی، معجم البلدان، ج4، ص93

Al-Ḥamawī. Muʿjam al-Buldān. Vol. 4, p. 93.

[8]۔خراسان ایران کا ایک اہم اور قدیم صوبہ ہے۔دراصل یہ خوراور آسان یعنی مشرق ہے۔قدیم خراسان میں شمال مغربی افغانستان کاعلاقہ شامل تھا۔الأندلسی، معجم ما استعجم من أسماء البلاد والمواضع،ج2،ص489

Al-Andalusī. Muʿjam Mā Ustaʿjam min Asmāʾ al-Bilād wa-al-Mawāḍiʿ. Vol. 2, p. 489.

[9]۔ عبد المصطفیٰ ،محمد مجاہد، القادری، مسلک امام الاعظم فی شرح مسند الامام الاعظم، اکبر بک سیلرز ،لاہور، 1439ھ/2018ء،ج1،ص75

Abd al-Muṣṭafā, Muḥammad Mujāhid, al-Qādrī. Maslak Imām al-Aʿẓam fī Sharḥ Musnad al-Imām al-Aʿẓam. 1439 H/2018 M, Akbar Book Sellers, Lahore, Vol. 1, p. 75.

[10]۔سعیدی ، مفتی محمد حسن ،ماہنامہ السعید،ملتان، محرم الحرام1438ھ،ص26

Saʿīdī, Muftī Muḥammad Ḥasan. Māhīnah al-Saʿīd. 1438 H, Muḥarram al-Ḥarām, Multan, p. 26.

[11]۔سورۃالمزمل:1

Sūrah al-Muzzammil: 1.

[12]۔عبدالمصطفی، محمد مجاہد، نعمۃالودود فی شرح سنن ابی داؤد، اکبر بک سیلرز، لاہور، 1435ھ/2014ء،ج1،ص673

Abd al-Muṣṭafā, Muḥammad Mujāhid. Niʿmat al-Wadūd fī Sharḥ Sunan Abī Dāwūd. 1435 H/2014 M, Akbar Book Sellers, Lahore, Vol. 1, p. 673.

[13]۔سورۃالمزمل:114

Sūrah al-Muzzammil: 114.

[14]۔عبدالمصطفی، نعمۃالودود،ج1،ص679

Abd al-Muṣṭafā, Niʿmat al-Wadūd. Vol. 1, p. 679.

[15]۔ امام ابو داؤد ، سلیمان بن اشعث ، السنن(سنن ابی داؤد)، المکتبۃ العصریہ ،بیروت،1430ھ/2009ء،ج1، ص177

Abū Dāwūd, Sulaymān Ibn al-Ashʿath. Al-Sunan (Sunan Abī Dāwūd). 1430 H/2009 M, al-Maktabah al-ʿAṣriyyah, Beirut, Vol. 1, p. 177.

[16]۔سنن ابی داؤد،ج1،ص177،رقم:661

Sunan Abī Dāwūd. Vol. 1, p. 177, No. 661.

[17]۔سورۃالصافات:1

Sūrah al-Ṣāffāt: 1.

[18]۔عبدالمصطفی، نعمۃالودود،ج3،ص92

Abd al-Muṣṭafā, Niʿmat al-Wadūd. Vol. 3, p. 92.

[19]۔ سورۃ ال عمران:97

Sūrah Āl ʿImrān: 97.

[20]۔ سورۃ البقرۃ:196

Sūrah al-Baqarah: 196.

[21]۔ عبد المصطفی، نعمۃ الودود، ج5، ص711

Abd al-Muṣṭafā, Niʿmat al-Wadūd. Vol. 5, p. 711.

[22]۔ سورۃ الملک:23

Sūrah al-Mulk: 23.

[23]۔ سورۃ النحل:78

Sūrah al-Naḥl: 78.

[24]۔ سورۃ یونس:60

Sūrah Yūnus: 60.

[25]۔ عبد المصطفی، نعمۃ الودود، ج10، ص413

Abd al-Muṣṭafā, Niʿmat al-Wadūd. Vol. 10, p. 413.

[26]۔ سنن ابی داؤد، ج3، ص303

Sunan Abī Dāwūd. Vol. 3, p. 303.

[27]۔ أیضاً، ج3، ص303، رقم:3592

Sunan Abī Dāwūd. Vol. 3, p. 303, No. 3592.

[28]۔ أیضاً، ج1، ص22، رقم:88

Sunan Abī Dāwūd. Vol. 1, p. 22, No. 88.

[29]۔ ہشام نام ہے، ابو عبد اللہ کنیت ہے اور مشہور صحابی حضرت زبیر بن عوام کے پوتے تھے، آپ مدینہ منورہ کے مشہور تابعی ہیں، آپ کے والد عروہ بھی بڑے جلیل القدر تابعی تھے۔ ابن المبرد، یوسف بن حسین، تذکرۃ الحفاظ و تبصرۃ الایقاظ، دار النوادر، سوریا، 1432ھ/2011ء، ج1، ص129

Ibn al-Mubarrad, Yūsuf Ibn Ḥusayn. Tadhkirat al-Ḥuffāẓ wa-Tabsirat al-Ayqāẓ. 1432 H/2011 M, Dār al-Nawādir, Syria, Vol. 1, p. 129.

[30]۔ عبد المصطفی، نعمۃ الودود، ج1، ص229

Abd al-Muṣṭafā, Niʿmat al-Wadūd. Vol. 1, p. 229.

[31]۔ سنن ابی داؤد، ج1، ص61، رقم:237

Sunan Abī Dāwūd. Vol. 1, p. 61, No. 237.

[32]۔ عبد المصطفی، نعمۃ الودود، ج1، ص495

Abd al-Muṣṭafā, Niʿmat al-Wadūd. Vol. 1, p. 495.

[33]- سنن ابی داؤد، ج1، ص277، رقم:1053

Sunan Abī Dāwūd. Vol. 1, p. 277, No. 1053.

[34]- امام بیہقی، ابو بکر احمد بن الحسین، السنن الصغیر للبیہقی، جامعۃ الدراسات الاسلامیہ، کراچی، 1410ھ/ 1989ء، ج3، ص112

Al-Bayhaqī, Abū Bakr Aḥmad Ibn al-Ḥusayn. Al-Sunan al-Ṣaghīr. 1410 H/1989 M, Jāmiʿat al-Dirāsāt al-Islāmiyyah, Karachi, Vol. 3, p. 112.

[35]- ابن ماجہ، ابو عبد اللہ محمد بن یزید، القزوینی، سنن ابن ماجہ ت الارنؤوط، دار الرسالہ العالمیہ، 1430ھ/2009ء، ج1، ص358، رقم:1128

Ibn Mājah, Abū ʿAbd Allāh Muḥammad Ibn Yazīd al-Qazwīnī. Sunan Ibn Mājah taḥqīq al-Arnaʾūṭ. 1430 H/2009 M, Dār al-Risālah al-ʿĀlamiyyah, Beirut, Vol. 1, p. 358, No. 1128.

[36]- سنن ابی داؤد، ج1، ص277، رقم:1054

Sunan Abī Dāwūd. Vol. 1, p. 277, No. 1054.

[37]- عبد المصطفی، نعمۃ الودود، ج3، ص839

Abd al-Muṣṭafā, Niʿmat al-Wadūd. Vol. 3, p. 839.

[38]- سنن ابی داؤد، ج1، ص73، رقم:81

Sunan Abī Dāwūd. Vol. 1, p. 73, No. 81.

[39]- امام بیہقی، ابو بکر احمد بن الحسین، السنن الکبریٰ للبیہقی، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1424ھ/2003ء: ج1، ص 331

Al-Bayhaqī, Abū Bakr Aḥmad Ibn al-Ḥusayn. Al-Sunan al-Kubrā. 1424 H/2003 M, Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, Beirut, Vol. 1, p. 331.

[40]- عبد المصطفی، نعمۃ الودود، ج1، 527

Abd al-Muṣṭafā, Niʿmat al-Wadūd. Vol. 1, p. 527.

[41]- سنن ابی داؤد، ج2، ص331، رقم:2464

Sunan Abī Dāwūd. Vol. 2, p. 331, No. 2464.

[42]- امام بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع المسند الصحیح المختصر من امور رسول اللہ ﷺ وسننہ وایامہ (صحیح بخاری)، دار طوق النجاۃ، 1422ھ/2001ء، ج5، ص22، رقم:3721

Al-Bukhārī, Muḥammad Ibn Ismāʿīl. Al-Jāmiʿ al-Musnad al-Ṣaḥīḥ al-Mukhtaṣar min Umūr Rasūl Allāh ﷺ wa-Sunanihi wa-Ayyāmihi (Ṣaḥīḥ al-Bukhārī). 1422 H/2001 M, Dār Ṭūq al-Najāh, Beirut, Vol. 5, p. 22, No. 3721.

[43]۔ عبد المصطفی، نعمۃ الودود، ج1، ص590

Abd al-Muṣṭafā, Niʿmat al-Wadūd. Vol. 1, p. 590.

[44]۔ سورۃ الصافات:1

Sūrah al-Ṣāffāt: 1.

[45]۔ سورۃ الصف:4

Sūrah al-Ṣaff: 4.

[46]۔ الماوردی، ابو الحسن علی بن محمد، النکت و العیون، تفسیر الماوردی، دار الکتب العلمیہ، بیروت،: ج 5، ص 36؛ عبد المصطفی، نعمۃ الودود، ج3، ص93

Al-Māwardī, Abū al-Ḥasan ʿAlī Ibn Muḥammad. Al-Nukat wa-al-ʿUyūn (Tafsīr al-Māwardī). Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, Beirut, Vol. 5, p. 36; ʿAbd al-Muṣṭafā, Niʿmat al-Wadūd. Vol. 3, p. 93.

[47]۔ عبد المصطفی، نعمۃ الودود، ج4، ص89

Abd al-Muṣṭafā, Niʿmat al-Wadūd. Vol. 4, p. 89.

[48]۔ سورۃ النور:22

Sūrah al-Nūr: 22.

[49]۔ طبرسی، ابو علی فضل بن حسین، مجمع ا لبیان فی تفسیر القرآن، دار العلوم للتحقیق وا لطباعۃ والنشر والتوزیع، بیروت، 536ھ/1142ء، ج7، ص210؛ عبد المصطفی، نعمۃ الودود، ج5، ص198

Al-Ṭabrisī, Abū ʿAlī Faḍl Ibn Ḥusayn. Majmaʿ al-Bayān fī Tafsīr al-Qurʾān. 536 H/1142 M, Dār al-ʿUlūm li-al-Taḥqīq wa-al-Ṭibāʿah wa-al-Nashr wa-al-Tawzīʿ, Beirut, Vol. 7, p. 210; ʿAbd al-Muṣṭafā, Niʿmat al-Wadūd. Vol. 5, p. 198.

[50]۔ سورۃ البقرۃ:187

Sūrah al-Baqarah: 187.

[51]۔ الرازی، ابو بکر احمد بن علی، احکام القرآن، دار احیاء التراث العربی، بیروت، 1405ھ/1984ء، ج1، ص242

Al-Rāzī, Abū Bakr Aḥmad Ibn ʿAlī. Aḥkām al-Qurʾān. 1405 H/1984 M, Dār Iḥyāʾ al-Turāth al-ʿArabī, Beirut, Vol. 1, p. 242.

[52]۔ عبد المصطفی، نعمۃ الودود، ج9، ص674

Abd al-Muṣṭafā, Niʿmat al-Wadūd. Vol. 9, p. 674.

[53]۔ سورۃ المائدہ:28

Sūrah al-Māʾidah: 28.

[54]۔ الرازی، احکام القرآن، ج3، ص99

Al-Rāzī, Aḥkām al-Qurʾān. Vol. 3, p. 99.

55۔ عبد المصطفیٰ، نعمۃ الودود، ج11، ص433

Abd al-Muṣṭafā, Niʿmat al-Wadūd. Vol. 11, p. 433.

56۔ الطبری، ابو جعفر محمد بن جریر، جامع البیان فی تاویل القرآن، مؤسسۃ الرسالۃ، 1420ھ/2000ء، ج6، ص256

Al-Ṭabarī, Abū Jaʿfar Muḥammad Ibn Jarīr. Jāmiʿ al-Bayān fī Taʾwīl al-Qurʾān. 1420 H/2000 M, Muʾassasat al-Risālah, Beirut, Vol. 6, p. 256.

57۔ احمد یار خان، مفتی، تفسیر نعیمی، نعیمی کتب خانہ لاہور، 1431ھ/2010ء، پارہ6، ص366

Aḥmad Yār Khān, Muftī. Tafsīr Naʿīmī. 1431 H/2010 M, Naʿīmī Kutub Khānah, Lahore, Para 6, p. 366.

58۔ عبد المصطفیٰ، نعمۃ الودود، ج11، ص437

Abd al-Muṣṭafā, Niʿmat al-Wadūd. Vol. 11, p. 437.

59۔ سنن ابی داوٗد، ج1، ص176

Sunan Abī Dāwūd. Vol. 1, p. 176.

60۔ احمد رضا خان، بریلوی، فتاوٰی رضویہ، رضا فاؤنڈیشن، لاہور، 1427ھ/2006ء، ج8، ص109

Aḥmad Riḍā Khān, Barelwī. Fatāwā Riḍāwiyyah. 1427 H/2006 M, Riḍā Foundation, Lahore, Vol. 8, p. 109.

61۔ عبد المصطفیٰ، نعمۃ الودود، ج3، ص76

Abd al-Muṣṭafā, Niʿmat al-Wadūd. Vol. 3, p. 76.

62۔ احمد رضا خان، فتاوٰی رضویہ، ج8، ص454

Aḥmad Riḍā Khān, Fatāwā Riḍāwiyyah. Vol. 8, p. 454.

63۔ ایضاً، ج8، ص446

Fatāwā Riḍāwiyyah. Vol. 8, p. 446.

64۔ عبد المصطفیٰ، نعمۃ الودود، ج4، ص128

Abd al-Muṣṭafā, Niʿmat al-Wadūd. Vol. 4, p. 128.

65۔ لجنۃ علماء برئاسۃ نظام الدین البلخی، فتاوٰی عالمگیریہ، دار الفکر، 1310ھ/1893ء: ج1، ص219

Lajnat ʿUlamāʾ bi-Riʾāsat Niẓām al-Dīn al-Balkhī. Fatāwā ʿĀlamgīriyyah. 1310 H/1893 M, Dār al-Fikr, Beirut, Vol. 1, p. 219.

66۔ عبد المصطفیٰ، نعمۃ الودود، ج5، ص728

Abd al-Muṣṭafā, Niʿmat al-Wadūd. Vol. 5, p. 728.

[67]- اشرف علی تھانوی ایک بھارتی دیوبندی حنفی، صوفی عالم ہیں، آپ کے والد شیخ عبد الحق تھے، آپ کے تصانیف میں سے بیان القرآن اور بہشتی زیور مشہور ہیں۔ تھانوی، اشرف علی، سوانح وخدمات، شیخ الہند اکیڈمی، بھارت، 1438ھ/ 2017ء، ج1، ص45

Thānawī, Ashraf ʿAlī. Sawāniḥ wa-Khidmāt. 1438 H/2017 M, Shaykh al-Hind Academy, India, Vol. 1, p. 45.

[68]- لجنۃ علماء برئاسۃ نظام الدین البلخی، فتاوی عالمگیریہ، ج1، ص321

Fatāwā ʿĀlamgīriyyah. Vol. 1, p. 321.

[69]- ایضاً، ج1، ص211؛ عبد المصطفی، نعمۃ الودود، ج9، ص674

Fatāwā ʿĀlamgīriyyah. Vol. 1, p. 211; ʿAbd al-Muṣṭafā, Niʿmat al-Wadūd. Vol. 9, p. 674.

[70]- سنن ابی داؤد، ج1، ص65، رقم:250

Sunan Abī Dāwūd. Vol. 1, p. 65, No. 250.

[71]- امام حاکم، محمد بن عبد اللہ، المستدرک علی الصحیحین (مستدرک للحاکم)، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1411ھ/1990ء، ج1، ص255؛ عبد المصطفی، نعمۃ الودود، ج1، ص506

Al-Ḥākim, Muḥammad Ibn ʿAbd Allāh. Al-Mustadrak ʿalā al-Ṣaḥīḥayn (Al-Mustadrak lil-Ḥākim). 1411 H/1990 M, Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, Beirut, Vol. 1, p. 255; ʿAbd al-Muṣṭafā, Niʿmat al-Wadūd. Vol. 1, p. 506.

[72]- سنن ابی داؤد، ج1، ص114، رقم:421

Sunan Abī Dāwūd. Vol. 1, p. 114, No. 421.

[73]- الطبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد، المعجم الکبیر، مکتبۃ ابن تیمیۃ، القاہرہ، 1415ھ/1994ء، ج20، ص120؛ عبد المصطفی، نعمۃ الودود، ج2، ص24

Al-Ṭabarānī, Abū al-Qāsim Sulaymān Ibn Aḥmad. Al-Muʿjam al-Kabīr. 1415 H/1994 M, Maktabat Ibn Taymiyyah, Cairo, Vol. 20, p. 120; ʿAbd al-Muṣṭafā, Niʿmat al-Wadūd. Vol. 2, p. 24.

[74]- سنن ابی داؤد، ج1، ص228، رقم:863

Sunan Abī Dāwūd. Vol. 1, p. 228, No. 863.

[75] السنن الکبریٰ للبیہقی، ج2، ص183، ح2769

Al-Bayhaqī, Abū Bakr Aḥmad Ibn al-Ḥusayn. Al-Sunan al-Kubrā. Vol. 2, p. 183, Ḥadīth No. 2769.

[76]- امام احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ الشیبانی احمد بن محمد، مسند الامام أحمد بن حنبل، مؤسسۃ الرسالہ، 1421ھ/ 2001ء، ج34، ص445؛ عبد المصطفی، نعمۃ الودود، ج3، ص455

Aḥmad Ibn Ḥanbal, Abū ʿAbd Allāh al-Shaybānī Aḥmad Ibn Muḥammad. Musnad al-Imām Aḥmad Ibn Ḥanbal. 1421 H/2001 M, Muʾassasat al-Risālah, Beirut, Vol. 34, p. 445; ʿAbd al-Muṣṭafā, Niʿmat al-Wadūd. Vol. 3, p. 455.

[77]۔ سنن ابی داؤد، ج4، ص167، رقم:4493

Sunan Abī Dāwūd. Vol. 4, p. 167, No. 4493.

[78]۔ مسند الامام أحمد بن حنبل، ج45، ص237

Musnad al-Imām Aḥmad Ibn Ḥanbal. Vol. 45, p. 237.

[79]۔ عبد المصطفی، نعمۃ الودود، ج11، ص765

ʿAbd al-Muṣṭafā, Niʿmat al-Wadūd. Vol. 11, p. 765.

[80]۔ سنن ابی داؤد، ج3، ص147، رقم:2985

Sunan Abī Dāwūd. Vol. 3, p. 147, No. 2985.

[81]۔ عبد المصطفی، نعمۃ الودود، ج8، ص608

ʿAbd al-Muṣṭafā, Niʿmat al-Wadūd. Vol. 8, p. 608.

[82]۔ سنن ابی داؤد، ج1، ص150

Sunan Abī Dāwūd. Vol. 1, p. 150.

[83]۔ أیضاً، ج1، ص150، رقم:553

Sunan Abī Dāwūd. Vol. 1, p. 150, No. 553.

[84]۔ عبد المصطفی، نعمۃ الودود، ج2، ص467

Abd al-Muṣṭafā, Niʿmat al-Wadūd. Vol. 2, p. 467.

[85]۔ سورۃ العبس:1

Sūrah al-ʿAbasa: 1.

[86]۔ الرازی، احکام القرآن، ض19، ص183؛ عبد المصطفی، نعمۃ الودود، ج2، ص468

Al-Rāzī, Aḥkām al-Qurʾān. Vol. 19, p. 183; ʿAbd al-Muṣṭafā, Niʿmat al-Wadūd. Vol. 2, p. 468.

[87]۔ سنن ابی داؤد، ج1، ص285

Sunan Abī Dāwūd. Vol. 1, p. 285.

[88]۔ أیضاً، ج1، ص285، رقم:919

Sunan Abī Dāwūd. Vol. 1, p. 285, No. 919.

[89]۔ افتخار الدین، طاہر بن احمد، الحنفی، خلاصۃ الفتاوٰی، امجد اکیڈمی، لاہور، 1398ھ/1978ء، ج1، ص49

Iftekhar-ud-din, Muhammad Tahir bin Ahmad, Al-Khanfi, Khulas-tul-fatawa, Amjid Academy, Lahore, 1398H/1978, Vol:1,P:49.

[90]۔الزیلعی، عثمان بن علی، تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق، المطبعۃ الکبریٰ الامیریۃ، قاہرہ،1313ھ/1896ء، ج1، ص246

Al-Zaylaʿī, ʿUthmān Ibn ʿAlī. Tabyīn al-Ḥaqāʾiq Sharḥ Kanz al-Daqāʾiq. 1313 H/1896 M, al-Maṭbaʿah al-Kubrā al-Amīriyyah, Cairo, Vol. 1, p. 246

[91]۔ابن الھمام، محمد بن عبد الواحد، فتح القدیر، دار الفکر، بیروت، س ن، ج1، ص250

Ibn al-Humām, Muḥammad Ibn ʿAbd al-Wāḥid. Fatḥ al-Qadīr. n.d., Dār al-Fikr, Beirut, Vol. 1, p. 250.

[92]۔ابن نجیم، زین الدین بن ابراہیم، المصری، البحر الرائق فی شرح کنز الدقائق، دار الکتاب الاسلامی، ج: 1، ص 255؛ عبد المصطفیٰ، نعمۃ الودود، ج4، ص81

Ibn Nujaym, Zayn al-Dīn Ibn Ibrāhīm al-Miṣrī. Al-Baḥr al-Rāʾiq fī Sharḥ Kanz al-Daqāʾiq. Dār al-Kitāb al-Islāmī, Beirut, Vol. 1, p. 255; ʿAbd al-Muṣṭafā, Niʿmat al-Wadūd. Vol. 4, p. 81.

[93]۔سنن ابی داوٗد، ج2، ص134

Sunan Abī Dāwūd. Vol. 2, p. 134.

[94]۔ایضاً، ج2، ص135، رقم:1704

Sunan Abī Dāwūd. Vol. 2, p. 135, No. 1704.

[95]۔ابن حجر، فتح الباری، ج7، ص164؛ عبد المصطفیٰ، نعمۃ الودود، ج5، ص705

Ibn Ḥajar, Fatḥ al-Bārī. Vol. 7, p. 164; ʿAbd al-Muṣṭafā, Niʿmat al-Wadūd. Vol. 5, p. 705.

[96]۔سنن ابی داوٗد، ج2، ص200

Sunan Abī Dāwūd. Vol. 2, p. 200.

[97]۔الالوسی، شہاب الدین، محمود بن عبد اللہ، روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی، دار الکتب العلمیہ، بیروت،1415ھ/1995ء، ج15، ص154

Al-Ālūsī, Shihāb al-Dīn Maḥmūd Ibn ʿAbd Allāh. Rūḥ al-Maʿānī fī Tafsīr al-Qurʾān al-ʿAẓīm wa-al-Sabʿ al-Mathānī. 1415 H/1995 M, Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, Beirut, Vol. 15, p. 154.

[98]۔عبد المصطفیٰ، نعمۃ الودود، ج7، ص649

Abd al-Muṣṭafā, Niʿmat al-Wadūd. Vol. 7, p. 649.

[99]۔سنن ابی داوٗد، ج2، ص295

Sunan Abī Dāwūd. Vol. 2, p. 295.

[100]۔ایضاً، ج2، ص307، رقم:2362

Sunan Abī Dāwūd. Vol. 2, p. 307, No. 2362.

101۔ الجزری ،ا بن الاثیر ،ابو السعادات المبارک بن محمد، ،النہایہ فی غریب الحدیث والاثر، المکتب العلمیہ، بیروت،1399ھ/1979ء،ج3،ص399

Al-Jazarī, Ibn al-Athīr, Abū al-Saʿādāt al-Mubārak Ibn Muḥammad. Al-Nihāyah fī Gharīb al-Ḥadīth wa-al-Athar. 1399 H/1979 M, al-Maktabah al-ʿIlmiyyah, Beirut, Vol. 3, p. 399.

102۔ سورۃ حجرات:12

Sūrah al-Ḥujurāt: 12.

103۔ الزبیدی،ابوالفیض محمد بن محمد،،تاج العروس من جواہر القاموس،دار الھدایہ،بیروت،س ن،ج1،ص417

Al-Zabīdī, Abū al-Fayḍ Muḥammad Ibn Muḥammad. Tāj al-ʿArūs min Jawāhir al-Qāmūs. n.d., Dār al-Hidāyah, Beirut, Vol. 1, p. 417.

104۔ امام الراغب،ابو القاسم حسین بن محمد، الاصفھانی،،المفردات فی غریب القرآن،دار القلم،بیروت، 1412ھ/ 1992،ص367

Al-Rāghib, Abū al-Qāsim Ḥusayn Ibn Muḥammad al-Iṣfahānī. Al-Mufradāt fī Gharīb al-Qurʾān. 1412 H/1992 M, Dār al-Qalam, Beirut, p. 367.

105۔ عبد المصطفی،نعمۃ الودود،ج7،ص366

ʿAbd al-Muṣṭafā, Niʿmat al-Wadūd. Vol. 7, p. 366.